72404-ادھار سونا فروخت کرنے والی کمپنی میں ملازمت کرنا

سوال

میں سونے کی ڈھلائی اور تجارت کرنے والی کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں، میرا کام کمپنی کی نمائندگی کرنا ہے، لیکن یہ کمپنی سونا ادھا فروخت کرتی ہے، لیکن اس کا ریٹ ادائیگی کے وقت کا ہوتا ہے (ادائیگی کے وقت مارکیٹ ریٹ) یعنی جو گاہک ایک کلو سونا لے وہ ایک کلو سونا اور اس کی اجرت کا مقروض ہوتا ہے، اور جب وہ اس کی ادائیگی کریگا یا تو ایک کلو سونے کی سلاخیں اور ان کی اجرت، یا پھر ایک کلو سونے کی قیمت اور اجرت ادا کریگا.

اور اسی طرح ہم تیار شدہ سونا بھی فروخت کرتے ہیں جو زرکون کے نگینوں پر مشتمل ہوتا ہے لیکن یہ بھی سونے کے ریٹ پر ہی، یہ علم میں رہے کہ یہ ظاہر اور واضح ہوتا ہے، اور گاہک کو بھی اس کا علم ہوتا ہے، اس تجارت اور اس کمپنی میں میری ملازمت کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کے مال میں برکت کرے، اور آپ کو یہ سوال اور رزق حلال تلاش کرنے کی کوشش کرنے پر
جزائے خیر عطا فرمائے.

دوم :

آپ کا سوال چار مسائل پر مشتمل ہے :

پہلا مسئلہ :

سونا ادھار یا قرض کے ساتھ فروخت
کرنا، اور اس کی صورت یہی ہے جو آپ نے بیان کی ہے کہ : گاہک سونا لے اور پھر بعد میں
اتنا ہی سونا یا نقدی، یا نقدی اور سونا دونوں کی ادائیگی کرے، اور یہ سب کچھ جائز
نہیں؛ کیونکہ سونے کی سونے کے ساتھ، یا سونے کی نقدی کے ساتھ خرید و فروخت میں شرط
یہ ہے کہ وہ نقد ہو، یعنی ہاتھوں ہاتھ اسی وقت، اور سودا طے ہونے والی مجلس سے کوئی
ایک چیز بھی لیٹ نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سونا سونے کے بدلے، اور چاندی
چاندی کے بدلے، اور گندم گندم کے بدلے، اور جو جو کے بدلے، اور کھجور کھجور کے بدلے،
اور نمک نمک کے بدلے، ایک جیسا اور برابر برابر، اور ہاتھوں ہاتھ ہو، تو اگر یہ
چیزیں مختلف ہو جائیں تو پھر اگر نقد ہوں تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2970).

تو سونے کی سونے کے ساتھ فروخت میں
دو شرطیں ہونا ضروری ہیں : کہ وہ مقدار میں برابر ہو، اور سودا طے ہونے والی مجلس میں
ہی قبضہ میں لیا جائے.

اور سونا چاندی یا اس کے قائم مقام
مثلا نقد رقم وغیرہ کے ساتھ فروخت کرنے میں ایک شرط ضروری ہے وہ یہ کہ سودا طے ہونے
والی مجلس میں ہی سونا لیا جائے، لیکن اس مجلس سے ادائیگی میں تاخیر کرنی یہ ادھار
سود ہوگا، اور بعض اوقات تو زیادہ سود بھی ہوگا جبکہ سونا زیادہ دیا جائے، یا سونا
تو برابر ہو لیکن اس کے ساتھ زیادہ نقدی بھی دی جائے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال
کیا گیا:

جب انسان تیار شدہ سونا کسی دوسرے کو
فروخت کرے، اور گاہک کے پاس قیمت کا کچھ حصہ یا ساری قیمت ہی نہ ہو، اور نہ ہی کچھ
ایام کے بعد یا مہینہ یا دو ماہ کے بعد تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اگر تو وہ قیمت جس سے تیار شدہ
سونا خریدا گیا ہے سونا یا چاندی یا ان کے قائم مقام کاغذی نقدی، یا دستاویز ہو تو
یہ جائز نہیں، بلکہ یہ حرام ہے؛ کیونکہ اس میں ربا النسیئۃ یعنی ادھار سود ہے، اور
اگر خریداری سامان مثلا کپڑے، یا غلہ، یا کسی اور چیز کے ساتھ ہو تو پھر قیمت میں
تاخیر کرنی جائز ہے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (466/13).

آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال
نمبر(22869)اور(
65919)کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوسرا مسئلہ :

اور سونا سونے اوراس کی تیاری کی
اجرت کے ساتھ فروخت کرنا یہ بھی حرام ہے، سونا سونے کے ساتھ فروخت کرنے میں واجب
اور ضروری یہ ہے کہ مجلس عقد میں ہی سونا اپنے قبضہ میں کیا جائے، اور ہر قسم کی
صناعت کے قطع نظر اس کا وزن ایک جیسا، اور مجلس عقد میں ہی اپنے قبضہ میں کرنا
ضروری ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر(
74994)کے جواب کا مطالعہ کریں.

تیسرا مسئلہ :

زرکون کے نگینہ جڑا ہوا سونا سونے کے
ریٹ پر ہی فروخت کرنا : اس میں تفصیل درکار ہے :

اگر تو یہ سونا چاندی یا کاغذ کے
نوٹوں کے ساتھ فروخت کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جب کہ یہ ظاہر اور آنکھوں
کے سامنے ہو اور گاہک کو اس کا علم ہو، جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے.

اور اگر یہ سونا سونے کے ساتھ فروخت
کیا جائے تو پھر ان نگینوں کو علیحدہ کرنا ضروری ہے، تا کہ سونے کی مقدار کا علم ہو
جائے، اور سونا سونے کے برابر ہو سکے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر(
36762)کے جواب کا مطالعہ کریں.

چوتھا مسئلہ :

اس کمپنی میں ملازمت کرنے کا حکم :

اور یہ مندرجہ بالا اشیاء پر مبنی
ہے، تو اگر کمپنی سودی کاروبار کرتی ہے، اور شرعی احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتی تو
اس کمپنی میں ملازمت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں حرام کا ارتکاب، یا حرام کام
میں اعانت ہوتی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا:

سونے کی ان دو کانوں پر جو غیر شرعی
لین دین کرتے ہیں چاہے وہ سودی لین دین ہو یا حرام کردہ حیلہ بازی، یا دھوکہ دہی،
یا دوسرے غیر مشروع معاملات یہاں ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"سودی معاملات کرنے والوں، یا دھوکہ
دہی سے کام لینے والوں، یا اس طرح کے دوسرے حرام کام کرنے والوں کے پاس ملازمت کرنی
حرام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**{اور تم گناہ اور ظلم وزیادتی میں
ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو}** المائدۃ (2).

اور اس لیے بھی کہ اللہ سبحانہ
وتعالی نے یہ فرمایا ہے:

**{اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی
کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے
ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک
کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا
اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے}** النساء (140
).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی
کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے، تو اگر اس میں اس کی استطاعت نہ ہو تو
اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے"

اور ان کے پاس ملازمت کرنے والا شخص
نہ تو اسے اپنے ہاتھ سے روکتا ہے، اور نہ ہی اپنی زبان سے، اور نہ ہی اپنے دل سے،
تو اس طرح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہو کر گنہگار ٹھرے گا"
انتہی.

دیکھیں: فقہ وفتاوی البیوع صفحہ
نمبر (392).

واللہ اعلم.